مفتی ذاکر حسن نعمانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ

کلوننگ ــــ جینیاتی انجینئرنگ میں انقلاب ــــ یا مخلوق خدا کا مذاق

آج کل انگریزی، عربی اور اردو رسالوں میں کلوننگ کا مسئلہ چھڑا ہوا ہے۔ بعض اردو رسالوں میں کلوننگ کے اثرات، فوائد اور نقصانات پر لکھا گیا۔ چنانچہ مجھے بھی اس موضوع پر لکھنے کا شوق دامن گیر ہوا۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ کلوننگ کی حقیقت سے بالکل ناواقف تھا۔ اس کوشش میں تھا کہ کہیں سے اسکی حقیقت معلوم ہوجائے تو پھر انشاء اللہ اظہار خیال کروں گا۔ اس مسئلہ میں مختلف حضرات سے گفتگو ہوتی رہی۔ بالآخر ایک دوست نے لندن سے شائع ہونے والا انگریزی رسالہ "ٹائم" (TIME) دیا۔ جس میں اسکی حقیقت بیان کی گئی تھی یہ دس مارچ ۱۹۹۷ء کا شمارہ ہے۔ جناب ڈاکٹر سہیل اسلم جونیئر رجسٹرار کارڈیوواسکولر ایل آر ایچ کا شکریہ اداکرتاہوں جنہوں نے کلوننگ کی حقیقت واضح کرنے میں بھرپور تعاون کیا۔ کلوننگ کی حقیقت جاننے سے قبل کلون کا معنیٰ معلوم کرنا چاہئیے۔

کلون (CLONE):-

THE WHOLE STOCK OF INDIVIDUALS DERIVED ASEXUALLY FROM ONE SEXUALLY PRODUCED ANY OF SUCH INDIVIDUALS.

(CHAMERS CONCISE PG: 181 AVON U.K)

ترجمہ:- ایسے جاندار جوکہ (جب کہ نر اور مادہ بیضہ کا ملاپ نہ ہوا ہو) پیدا ہوں جبکہ اس کا PARENT (والدین میں سے ایک) SEXUALLY (جب نر اور مادہ بیضہ کا ملاپ ہوا ہو) پیدا ہوا۔ اس کو کلون (CLONE) کہاجائے گا۔ یعنی "ایک اصل بچہ۔" بعض لوگوں نے کلون کا ترجمہ " ہم شکل " کیا ہے، جو ٹھیک نہیں۔ ہاں کلوننگ کے عمل کے نتیجے میں جو حیوان پیدا ہوگا وہ اپنے پیرنٹ کے ہم شکل ہوگا۔ گویا ہم شکل ہونا کلوننگ کا نتیجہ ہے۔ اس لئے بعض حضرات نے کلون کا ترجمہ ہم شکل کردیا ہے۔

کلوننگ ــــ کی حقیقت:- اس عمل کے پانچ مرحلے ہیں۔

پہلا مرحلہ :- ایک بھیڑ کے رحم سے سیل (خلیہ) لیا گیا اور اس کو کم غذائیت والے محلول (Medium) میں رکھا گیا جس کے نتیجے میں خلیے نے اپنی افزائش اور تقسیم کا عمل روک دیا۔

دوسرا مرحلہ :- ایسا بیضہ جس کے ساتھ ابھی تک نر جرثومہ کا ملاپ نہ ہوا ہو (اس کو غیر بارآور بیضہ بھی کہہ سکتے ہیں) یہ بیضہ ایک ایسی بھیڑ سے لیا گیا جو پہلی بھیڑ سے شکل وصورت میں مختلف تھی ۔ دوسرے مرحلہ کی اس بھیڑ کیساتھ لکھا ہے ۔ (BLACK FACE EWE) یعنی کالی چہرے والی بھیڑ اس بیضہ سے جینیاتی مادہ NUCLEUS+ DNA نکال لیا گیا ۔ اس صورت حال میں یہ خلیہ اپنی تقسیم کے عمل سے روک دیا گیا، لیکن اس کا وجود قائم رہا۔

تیسرا مرحلہ :- مندرجہ بالا خلیات کو ایک دوسرے کے قریب لایا گیا اور بجلی کے خفیف جھٹکوں نے ان دونوں کا ملاپ کرایا گیا۔ جسکے نتیجے میں حاصل شدہ خلیے نے اپنی افزائش کا عمل شروع کردیا۔

چوتھا مرحلہ :- چھ دن کے بعد ان خلیات کی افزائش کے نتیجے میں بننے والے وجود کو ایک تیسری بھیڑ جو پہلی دونوں بھیڑوں سے مختلف تھی کے رحم میں منتقل کردیا گیا ۔ اور اس نے ایک عام حمل کی طرح افزائش شروع کردی ۔

پانچواں مرحلہ :- حمل کی مدت پورا ہونے پر اس بھیڑ نے ایک مادہ بھیڑ کو جنم دیا ۔ جو شکل میں اس بھیڑ کے مشابہ تھی جس سے پہلے مرحلے میں خلیہ حاصل کیا گیا ہے ۔ جس کو

(Genetic-Material Doner)

یہ ہے کلوننگ کی حقیقت اس کے لئے 277 تجربات کیے گئے ۔ جس میں 29 کامیاب ہوئے ، لیکن ان میں بھی صرف 29 (EMBRYOS) بنے ۔ پھر ان میں صرف ایک EMBRYO چھ دن تک زندہ رہ سکا جس سے مطلوبہ بچہ پیدا کیا گیا تھا ۔ اور جس سے ڈولی پیدا ہوئی ۔ وہ خلیہ چھ سال پرانا تھا ۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور کلوننگ میں فرق :-

۱)۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں نر اور مادہ کے خلیوں کے ملاپ سے جاندار جنم لیتا ہے ، جبکہ کلوننگ میں صرف نر یا صرف مادہ کے خلیئے کو استعمال کیا جاتا ہے ۔

۲)۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں خلیہ نطفے سے حاصل کیا جاتا ہے ۔ جبکہ کلوننگ میں خلیہ بدن کے کسی بھی حصے سے لیا جاسکتا ہے ۔

۳)۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کیلئے جو خلیہ حاصل کیا جاتا ہے اس میں کروموسوم کی تعداد

نصف ہوتی ہے ۔ جبکہ کلوننگ کے خلیہ میں کروموسوم کی تعداد پوری ہوتی ہے ۔

۴)۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں ماں باپ دونوں کی خصوصیات ہوتی ہیں ، جبکہ کلوننگ سے پیدا کئے گئے بچے میں صرف (ONE PARENT) کے خصوصیات ہونگی ، اور ون پیرنٹ کے مشابہ ہوگا ۔

نوٹ :- (ONE PARENT) کا مطلب ہے کہ والدین میں سے صرف ایک ۔ کلوننگ سے پیدا ہونے والے بچے کے لئے والدین نہیں ہوتے ، بلکہ نر سے بنے گا یا مادہ سے ۔ اس لئے انگریزی میں ون پیرنٹ کی اصطلاح ہے ۔ مجھے اس کا ٹھیک اردو ترجمہ کہیں نہیں ملا ۔ اس کے لئے ذہن میں ایک مناسب اصطلاح ہے اور وہ ہے " یک اصل " ہر بچہ کے لئے ماں باپ دونوں اصل ہوتے ہیں ، لیکن کلوننگ میں اصل ایک ہوتا ہے ۔

۵)۔ کلوننگ سے پیدا شدہ بچے کی مشابہت اپنے " یک اصل " کے ساتھ ہوگی ۔ لیکن ذہنی صلاحیت کے بارے میں فی الحال کچھ نہیں کہا جاسکتا ۔

کلوننگ اور عقیدہ :-

بعض دین سے نابلد سادہ لوح مسلمانوں کو کلوننگ کے بارے میں سننے سے بڑی تشویش ہورہی ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ " انسانی کلون " تیار ہوجائے ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ شاید اسکاٹ لینڈ کے سائنسدان ڈاکٹر ولمٹ اور اس کی ٹیم نے کوئی تخلیقی کارنامہ سرانجام دیا ہے ۔ غیراللہ کبھی خالق نہیں ہوسکتا ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد باری ہے " ھل من خالق غیراللہ " ۔ (سورۃ فاطر آیت ۳) کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے ۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات میں خلق (تخلیق) کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی ۔ بلکہ غیراللہ کو چیلنج ہے ۔ ایک ارشاد ہے ۔ " لن تخلقوا ذبابا " وہ ایک مکھی کو تو پیدا کرہی نہیں سکتے ۔ (سورۃ الحج آیت نمبر ۷۳)

سائنس کی حقیقت :-

سائنس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء ہیں ۔ سائنس ہر چیز کے خواص معلوم کر کے جوڑتوڑ کے عمل کے ساتھ ایک نتیجہ تک پہنچنا چاہتی ہے ۔ کبھی کامیاب ہوجاتی ہے کبھی ناکام ۔ گویا تخلیق نہیں بلکہ مصنوعی عمل سے گزرتی ہے ۔ ناواقف لوگ سائنس عمل اور نتیجہ دیکھ کر تعجب کے بعد سائنسدانوں سے مرعوب ہوجاتے ہیں ۔ بلکہ ان سے ڈرتے بھی ہیں ۔ اس کے مقابلہ جو

خالق حقیقی اور کن فیکون کا مالک ہے اس کی انوکھی تخلیقات کے بارے میں غور وفکر نہیں کرتے ۔ تاکہ اس کی خلاقیت اور قدرت کے سامنے سجدہ ریز ہوجائیں ۔ جب کسی لیبارٹری میں ہائیڈروجن اور آکسیجن H2O فارمولہ پر عمل کرتے ہوئے پانی تیار کرلیا جائے تو دلوں میں سائنسدان کی عظمت بیٹھ جاتی ہے ۔ حالانکہ ہائیڈروجن اور آکسیجن کا خالق اللہ ہے اور اگر ہائیڈروجن اور آکسیجن گیس بھی لیبارٹری میں تیار کرلیں تو پھر سوال یہ ہوگا کہ ان گیسوں کے اجزاء کہاں سے آئے ۔ آدمی ضرور اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ ہر شے کا خالق اللہ ہے ۔ تو کمال اللہ کی ذات کا ہوا ۔ لہذا اگر کوئی سائنسدان جنیاتی انجینیئرنگ میں کسی حیوان یا انسان کا خلیات سے کلون تیار کرے تو یہ ممکن ہے لیکن تخلیق نہیں ۔ کیونکہ سائنسدان خلیہ (CELL) نہیں بنا سکتا۔ اور کلون کا اصل خلیہ ہے اور خلیے کا خالق اللہ تعالیٰ ہے ۔

کلون اور تصور گناہ :-

دنیا میں جہاں جہاں انسان بس رہے ہیں ان میں نیکی اور برائی کا تصور ہے ۔ کسی چیز کو اچھا سمجھتے ہیں کسی کو برا ۔ نیکی اور برائی کے مابین خط امتیاز کے لئے مختلف عوامل ہیں ۔ نیکی اور برائی میں تمیز ہم مسلمانوں کے لئے تو شریعت کی طرف سے ہے ۔ لیکن جہاں نہ تو آسمان منسوخ شریعت ہے اور نہ اسلام کو مانتے ہیں ۔ یا منسوخ شریعت پر عمل کرتے ہیں ۔ تو وہ لوگ بھی بعض کاموں کو برا بعض کو اچھا سمجھتے ہیں ۔ نیکی اور گناہ میں یہ فرق کبھی عقلاً کرتے ہیں ۔ عقل کسی چیز کو اچھا سمجھتی کسی کو برا۔اسی طرح کبھی ایک چیز اخلاقی طور پر مناسب ہوتی کبھی نامناسب ۔ کبھی ویسے معاشرے میں لوگ معاشرتی طور پر کسی چیز کو اچھا کسی چیز کو برا سمجھتے ہیں ۔ گویا شروع سے ایک پرانی روایت کا تسلسل ہوتا ہے ۔ رہی یہ بات کہ کسی چیز یا کام کا اچھا یا برا ہونا اس کی وجہ کیا ہے تو اس کا علم صرف اللہ کو ہے وہ حکیم علی لاطلاق ہے ۔ وہی اس کی سب حکمتیں جانتا ہے ۔ ہم اجمالی طور پر اتنا جانتے ہیں کہ ہر گناہ انسانیت کے حق میں دنیا وآخرت کے اعتبار سے مضر ہے ۔ البتہ بعض گناہوں میں حکمتیں اور فوائد بھی ہیں ۔ مثلاً چوری ایک گناہ ہے ۔ چوری وجود میں آئے یا نہ آئے لیکن لوگ مضبوط دروازے ، آہنی گیٹ ، کنڈیاں ، تالے وغیرہ بنارہے ہیں ۔ لوہار اور بڑھئی کو حلال کاروبار ہاتھ آگیا ۔ چور کو سزادینے کے لئے جیل اور پولیس وجود میں آگئی ۔ چوکیدار کونوکری مل گئی ۔ لیکن ان حکمتوں کا یہ مطلب نہیں کہ چوری جائز ہوجائے ۔ اسی طرح جینیاتی انجینیرنگ طب کا ایک وسیع شعبہ ہے ۔ جس کے فوائد بھی ہیں اور کلوننگ اس کا ایک حصہ ہے ۔

ممکن ہے کہ کلوننگ کے کچھ فوائد بھی ہوں جو آج نہیں تو ہوسکتا ہے کہ آئندہ سامنے آجائیں ، لیکن پھر بھی کلوننگ کو اس وقت ساری دنیا جواز کے دائرے میں جگہ دینے کو تیار نہیں اگر معمولی معمولی فوائد کی وجہ سے جواز ڈھونڈی جائے تو میرے خیال میں دنیا کا ہر گناہ جائز ہوکر رہ جائے گا ۔ کیونکہ کوئی گناہ اور برائی ایسی نہیں جس میں کوئی حکمت اور فائدہ نہ ہو ۔ جیسا کہ اوپر چوری کی چند حکمتیں ذکر ہوئی ۔ ایکسیڈنٹ سے بچنے کے لئے کتنے سخت قوانین ہیں حالانکہ ایکسیڈنٹ کے فوائد دیکھیں ۔ زخمی آدمی کو جب کرایہ کی گاڑی میں لے جایا جائے تو ڈرائیور اور گاڑی کے مالک کو مالی فائدہ ملا ۔ دوائی بیچنے والے کی دوائیاں بک گئیں ۔ ڈاکٹر کو تنخواہ مل گئی ۔ اسی طرح ہسپتال کے سارے عملے کو مالی فائدہ مل گیا ۔ ان فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر کوئی زوردار مضمون لکھ ڈالے کہ ڈرائیونگ کے تمام قوانین کو بہ یک جنبش قلم منسوخ کردیا جائے تو ساری دنیا یکدم اس مضمون نگار کی مخالف بن جائے گی ۔

کلوننگ کے بارے میں لوگوں کا رد عمل :-

کلوننگ کے بارے میں جونہی لوگوں کو پتہ چلا تو لوگوں کی اکثریت اس عمل کے خلاف ہوگئی ۔ کہ یہ تجربات انسانوں پر نہیں کرنے چاہئیں ۔ یورپی حکومتیں ، مذہبی حلقے اور سنجیدہ قسم کے سب لوگ اسکے حق میں نہیں ۔ رسائل میں اس کے بارے میں مختلف رپورٹیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے عدم جواز پر عوام اور خواص اگر آج نہیں تو کل ضرور متفق ہوجائیں گے ۔

کلوننگ کے مفاسد :-

۱) کلوننگ فطری سلسلہ توالد وتناسل کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور حضرت حوا کو حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کیا ۔ اسکے بعد نسل انسانی کو ماں باپ کے ذریعے آگے بڑھایا ۔ میاں بیوی میں ایک دوسرے کے لئے محبت اور رحمت پیدا کردی ۔ ماں باپ کے دلوں میں اولاد کی محبت ڈال دی ۔ پیار ومحبت کا یہ کارواں کشاں کشاں آگے بڑھ رہا ہے ۔ لیکن کلوننگ بالکل اس فطری سلسلہ کے خلاف ہے ۔ ایک کلون اس حیوان کے لئے جس کے رحم میں Embryo رکھا جاتا ہے ۔ کیونکہ حمل کا بوجھ اور بچہ جننا ایک تکلیف دہ عمل ہے لیکن پیدا ہونے والا ایک " اصل بچہ" اس حیوان کا کہلائے گا جس سے خلیہ حاصل کیا گیا تھا ۔ اگر انسانوں پر یہ تجربات کرکے سائنسدان کامیاب ہوگئے تو پیدا ہونے والا بچہ پیدائشی طور پر مادر یا پدر آزاد ہوگا ۔ یک اصل ہونے کی وجہ سے ایک اصل کی محبت سے محروم رہے گا ۔

یا اس کے باپ کا پتہ نہیں چلے گا یا اس کی ماں کا ۔ اس طرح اس بچے کیساتھ یک اصل کے علاوہ دواور عورتیں بھی شریک ہیں ۔ ان کیساتھ بھی جھگڑے کا قوی احتمال ہے ۔ پتہ نہیں یہ یک اصل بچہ تینوں میں سے کس کے پاس جائے گا۔ یا تینوں اس کو اس طرح چھوڑدیں گے ۔

۲)۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دوسرے انسان سے ہر لحاظ سے مختلف پیدا کیا ہے ۔ ان اختلافات میں نمایاں اختلاف رنگوں کا ہے ۔ کالے انسانوں میں ہر ایک کا کالا رنگ دوسرے سے مختلف ہے ۔ اسی طرح گوروں میں بھی رنگوں کا اختلاف ہے ۔ گندی رنگ والوں میں بھی بڑا فرق ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد باری ہے ۔ " واختلاف السنتکم والوانکم " اور تمھارے لب ولہجہ اور رنگوں کا الگ الگ ہونا (سورۃ الروم / ۲۲) ان رنگوں کے اختلاف کی وجہ سے سارے انسانوں کی پہچان اور آپس کا امتیاز بڑا آسان ہے ۔ ایک دوسرے کو پہچاننے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی ۔ اگر کلوننگ کامیاب ہوگئی تو ایک شخص کے اگر سو کلون بنائے گئے تو سب ایک جیسے ہوں گے ۔ جن میں امتیاز انتہائی مشکل بلکہ محال ہوگا ۔

۳)۔ شکل وصورت اور رنگوں کے اختلاف کی وجہ سے مجرم کی پہچان بڑی آسان ہوتی ہے ۔ آج کل اگر مجرم روپوش ہوجائے تو اخبارات میں اس کی شکل کا خاکہ دیا جاتا ہے تاکہ لوگ مجرم کی نشاندہی میں حکومت کی مدد کریں ۔ اگر ۱۰ آدمی اپنے سوسو کلون بیک وقت کرالیں تو ایک ہزار کلون بن جائیں گے ۔ ایک آدمی کے سو کلونز میں سے اگر کسی نے جرم کا ارتکاب کیا تو اس کو روپوش ہونے کی ضرورت نہیں ۔ دوسری طرف اس مجرم کی نشاندہی محال ہوجائے گی ۔ جس کے نتیجے میں روزافزوں جرائم میں اضافہ کے علاوہ کسی مجرم کو سزا نہیں ملے گی ۔ ہاں ایک علاج ہے کہ ایک مجرم کے ساتھ اس کے سارے کلونز سزا بھگتیں ۔ لیکن یہ انصاف کا تقاضہ نہیں ۔

۴)۔ یہ تغیر لخلق اللہ ہے ۔ جو ایک شیطانی فعل ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : " ولامرنھم فلیغیرن خلق اللہ " ۔ اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کلوننگ ایک شیطانی عمل ہے ۔ اللہ تعالیٰ جس طریقے سے انسانوں کو جس حکمت کے تحت پیدا فرمارہے ہیں تو کلوننگ اس طریقہ اور حکمت کو بگاڑ کر فساد پھیلائے گا ۔ کیونکہ کلوننگ کے نتائج اچھے نہیں نکلیں گے ۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سائنسدان اللہ کی قدرت کا کیسے مقابلہ کرسکتے ہیں ؟ کیا عیاذ باللہ اللہ تعالیٰ اتنے کمزور ہوگئے کہ ان کے کلوننگ کے عمل روک دیں ۔ یقیناً اللہ عزیز ، علیم اور حکیم ہیں ۔ لیکن اس نے سلسلہ اسباب اور خواص جو

بنایا ہے ۔ سبب پر مسبب اور خواص پر اثرات مرتب ہوں اور ایسا ہونا اس کی قدرت اور حکمت وعلم کے منافی نہیں ۔ مثال کے طور پر کوئی کسی کو تھپڑ مارے تو اللہ بدن میں درد پیدا کریں گے ۔ اگر تھپڑ نہ مارے تو درد پیدا نہ کریں گے ۔ لیکن تھپڑ مارنے سے شریعت نے منع کردیا ۔ درد کی نسبت سلسلہ اسباب میں تھپڑ کی طرف بھی صحیح ہے ، اور درد کی نسبت سلسلہ تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی طرف صحیح ہے ۔ اسی طرح کلوننگ کا عمل سلسلہ اسباب میں جب لیں تو اللہ اس کے نتیجے میں ہم شکل پیدا کریں گے ۔ ہاں کبھی اللہ تعالیٰ اظہار قدرت کے لئے سبب پر اثر و مرتب نہیں ہونے دیتے ۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے وہ آگ ٹھنڈی پڑگئی بلکہ گلزار بن گئی ، تو ہر سبب اور علت کا نتیجہ تو اللہ مرتب فرمائیں گے ۔ لیکن ہمیں منع کردیا کہ جرائم کا ارتکاب نہ کرو ۔ اس لئے ارشاد ہے ۔(لاتبدیل لخلق اللہ) اللہ تعالیٰ کی پیدائی ہوئی چیز کو بدلنا نہ چاہئیے ۔(سورۃ الروم / ۳۰) ۔

اگر ہم اسباب اور عقلوں کو اختیار نہ کریں تو اللہ نتیجہ مرتب نہ فرمائیں گے ۔

سوال : ھل یجیز الشرع لرجل عقیم ان یستنخ من طفل خصوصاً اذا کان مثل ہذا الرجل یملک المال محیتاج الی الولد ۔ (المجتمع ۲۳ ذوالقعدہ ۱۴۱۸ھ ص ۲۴)

کیا شریعت میں مالدار بے اولاد آدمی کو اس بات کی اجازت ہے کہ اپنا کلون بنوالے تاکہ مال کا وارث بن سکے ؟ ۔

جواب :۔ اللہ تعالیٰ کسی کو بیٹے اور بیٹیاں کسی کو صرف بیٹے کسی کو صرف بیٹیاں عطاکرتا ہے ۔ اور کسی کو بے اولادکردیتا ہے ۔ اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے : خارج میں ان تینوں باتوں کی نسبت ساری مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں ۔ اگر ہر بے اولاد کی کوشش اولاد کے لئے جس طرح بھی ہو خاص کر کلوننگ کے ذریعہ تو اللہ تعالیٰ نے قول " ویجعل من یشاء عقیماً " کا مصداق کون ہوگا ؟ یعنی اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں بے اولاد کردیں ۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ بعض انسان بے اولاد ہیں تو اللہ تعالیٰ کے قول کی حقانیت پر یقین پختہ ہوجاتا ہے ۔ رہی یہ بات کہ اللہ کس کو عقیم بنائے یہ کسی کو معلوم نہیں ۔ ہر آدمی کوشش کرتا ہے کہ صاحب اولاد بن جاؤں ۔ لیکن اولاد کے لئے اللہ نے واضح طریقہ (شادی) بتادیا ۔ کلوننگ تو اس فطری اور شرعی طریقے سے کوسوں دور ہے ۔ کلوننگ میں تو قوت مرد اور بلغ ہونا بھی شرط نہیں ۔ پیدائشی نامرد اور بچے کا کلون بھی تیار ہوسکتا ہے ۔ صاحب اولاد ہونے کے لئے شرعی طور پر رشتہ ازدواج سے فسلک ہونا ضروری ہے ۔ اس کے علاوہ کسی غیر شرعی طریقہ کو اپنانا صحیح نہیں ۔ اولاد پیدا کرنا نہ فرض ہے اور نہ واجب ، نہ سنت ۔

البتہ شادی کرنا سنت طریقہ ہے ۔ بچے پیدا کرنا اللہ کا فعل ہے ۔ اس میں بندہ بے بس اور بے اختیار ہے ۔ زیادہ سے زیادہ اپنے یا بیوی کے بانجھ پن کا علاج کرسکتا ہے تو جو چیز بندہ کی قدرت سے باہر ہو وہ فرض ، واجب یا سنت نہیں ہوسکتی ۔ اور نہ عقیم ہونا کوئی جرم اور گناہ ہے ۔ لہذا صاحب اولاد بننے کے لئے اپنا کلون بنوانا جائز نہیں ۔

مفتی الدیا المصریہ الدکتور نصر فرید واصل کا فتویٰ :-

ان الاجماع قائم من الناحیۃ العلمیۃ والطبیۃ علی استنساخ البشر مرفوض وایضاً من الناحیۃ الاخلاقیۃ ومن الناحیۃ العقلیۃ ومن الناحیۃ الاجتماعیۃ ۔ (المجتمع ۲۳ ذوالعقدہ ۱۴۱۸ھ)

انسانی کلون کے عدم جواز پر علمی ، طبی ، اخلاقی ، عقلی اور معاشرتی طور پر اجماع قائم ہے ۔

خلاصہ :-

کلوننگ طبی دنیا میں کوئی اہم انقلاب نہیں بلکہ انسان کو تختہ مشق بناکر انسانیت کی تضحیک اور توہین ہے ، اس کی مخالفت ہر مسلمان کا فرض ہے ۔ بلکہ ہر انسان کو اس کی مخالفت کرنی چاہئیے ۔

اعلان

معزز قارئین " الحق " وفضلاء دارالعلوم حقانیہ ! اگر آپ میں سے کسی کے پاس شیخ الحدیث مفتی اعظم ، شیخ طریقت حضرت مولانا محمد فرید صاحب دامت برکاتھم العالیہ کے خطوط ، ملفوظات یا دیگر تحریرات محفوظ ہوں تو براہ کرم درجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمادیں ۔

ڈاک خرچہ وغیرہ بندہ خود برداشت کریگا ۔

(یہ ملفوظات ، مکتوبات (مکتوب الیہ کے حوالہ کے ساتھ) عنقریب کتابی شکل میں شائع کئے جائیں گے ۔

رابطہ کے لئے :

(مولانا) ایاز احمد حقانی

مہتمم جامعہ اسلامیہ فریدیہ کانگڑہ

شبقدر فورٹ ، ضلع چارسدہ